REGISTERED   L. No. 69

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء | جلد ۳

خاص نورافشاں کے پڑھنیوالوں کیلئے

انعام! انعام!!

جو لوگ نورافشاں کو خریدار [illegible] [illegible] ایک سال کی قیمت [illegible] [illegible] ذیل کی کتابوں میں سے [illegible] انعام کے [illegible]

موازنہ مذاہب [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

سے [illegible]

[illegible] نورافشاں لودیانہ

سنڈے اسکول کے پرچے

جو [illegible] کے پرچے [illegible] [illegible] ہیں

۱۔ سبق مع تشریح۔

جو [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ قیمت [illegible] سال [illegible] [illegible] سال [illegible] محصول علاوہ [illegible] [illegible]

ایک روپیہ میں جائیگا +

۲۔ تصویر دار پرچے۔

[illegible] سال قیمت ایک روپیہ

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

سی-ایل-ایس کی کتابوں کے واسطے

پادری [illegible] صاحب کو [illegible] کی جاوے۔

فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

ہم کتب فروشوں کے ساتھ بندوبست کرنا چاہتے ہیں۔

جو صاحبان پانچ روپیہ یا زیادہ کی کتابیں منگوائیں تو ان کو [illegible] سے [illegible] روپیہ فی صدی ڈسکونٹ کتب فروشوں کو دیا جاویگا +

یہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

مُفید کتابیں بڑے دِن کے مُطالعے کے واسطے

خاندانی فرائض

یہہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۲ قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک ۵ر یہہ صاحب خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے تحفہ ہے۔ مجلد سنہری ۱۲ر +

سمیر دائے

اہل ہند کے مختلف ریت و رسوم کی تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰ قیمت ۸ر معہ محصول ڈاک ۱۰ر مجلد ۱۰ر

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کیلئے یہہ کتاب ایک سونے کی کان ہے ڈاکٹر ارنس نے تمام مسیحیوں کو اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو رومن حروف میں قیمت اردو ۴ر اور ۸ر اور ۱۲ر محصول ار فی جلد زیادہ +

گنجینہ اسلام رومن اُردو فی جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ر

موازنہ مذاہب اُردو فی جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ر

ستھیار تھ پرکاش درپن اُردو فی جلد ۸ر معہ محصول ۱۰ر

شبد و غزلیں

اردو حروف فی جلد ۹ پائی

ہندی حروف فی جلد ۶ پائی

گورمکھی حروف فی جلد ۶ پائی

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی

شادی کی بابت

ازالتہ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟

بائبل اور سائنس

اصلاح حفظان صحت

افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات دلکش

فوز العظیم باتصویر اردو حروف قیمت ۴ر مجلد ۶ر

رام پال سنگھ اُردو ۴ر رومن حروف قیمت ... ۸ر

ہیرے کی سرگذشت قیمت ۲ر اور ۶ر

عزت بے مثال قیمت ۵ر اور ۸ر

دولت لازوال قیمت ۵ر اور ۸ر

حالات جاپان باتصویر ... ۸ر

جنید لیلا اُردو ۴ر اور ۶ر گورمکھی ۲ر

یہہ کتابیں کرسچن سٹور لودیانہ یا پنجاب ریلجیس بُک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء۔

حقیقی راحت وخوشی

اکثر ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم کو یہ یا وہ چیز حاصل ہو جاوے تو ہم خوش اور مطمئن ہونگے اور اگر حسب کوشش دلی مراد پوری بھی ہو جاوے تو بھی اصل و حقیقی خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ دل کی بےچینی صاف ظاہر کرتی ہے کہ اس کا مقصد کچھ اور ہے۔ اور جب تک وہ مدعا حاصل نہ ہو وہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔

کئی ایک باتیں ہیں کہ جن کی پیروی میں انسان ہمہ تن مصروف ہوتا ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے کو خوشی تصور کرتا ہے۔

اوّل۔ دولت۔ اس کے حصول کے لئے انسان کیسے کیسے عمل کام میں لاتا ہے۔ اور قسم قسم کی تکلیفات اپنے اوپر گوارا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ دوسروں کا غلام بنتا اور نہایت محنت اور مشقت کھینچتا اور آرام کو چھوڑ کر سختی کو برداشت کرتا ہے۔ صرف اس غرض سے کہ وہ دولت کماوے۔ یہاں تک دولت کے اندوختہ کرنے کے دُھن میں لگتا ہے کہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ بلکہ بعض وقت اپنی جان پر بھی کھیل جاتا ہے۔ اور دولت جمع کرکے انسان اس کے وسیلے سے تمام سامان عیش مہیا کرلیتا (کیونکہ دولت ہی سے تمام دنیا کے کام چلتے ہیں) اس کے ذریعہ سے بڑے بڑے عالیشان محل اور قصر بنا کے اور ان کو نہایت دلفریب اور خوبصورت انواع و اقسام کے سامانوں کے ساتھ آراستہ کرتا اور بڑے بڑے خوبصورت شہر تعمیر ہوتے۔ اور ہزارہا قسم کے آرام و آسائش کے دل کو لبھانے والے دولت کے طفیل مہیا کئے ہوئے نظر آتے مگر پھر بھی دلی خوشی اور راحت حاصل نہیں ہوتی بلکہ باوجود ان تمام فرحت بخش سامانوں کے موجود ہونے کے دل اداس اور غمناک دکھائی دیتا ہے۔ اور ظاہر کرتا ہے کہ ان میں خوشی نہیں۔

دوئم۔ انسان کی دوسری کوشش حصول علم۔ انسان کے دل کی خواہش یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ کچھ جانے اور معلوم کرے اور اسی کو علم کہتے ہیں۔ اس کو مادہ بھی ہے کہ غور و خوض کرکے حقیقت اور اصلیت کو دریافت کرے۔ کیونکہ اس میں جوہر عقل موجود ہے۔ جو سوچنے اور غور کرنے کی صفت سے زیبائش دیا گیا ہے اور زمانوں سے سعی و کوشش کرتے کرتے بہت [illegible] انسان نے علمی ترقی میں خوب قدم بڑھایا ہے۔ اور تجربہ کا مطالعہ کرکے بہت سی باریکیوں تک کا پتہ لگایا ہے۔ اور سائنس اور فلسفہ اور دیگر علوم و فنون میں خاصی مہارت پیدا کرلی ہے۔ اور انسانی دماغ کے بہت سے اعلیٰ اور عجیب کام اب بہت سی نئی نئی ایجادوں کی صورت میں نکل کر چکے ہیں جن کے وسیلے سے اس نے اپنے آرام اور عیش کو اور بھی بڑھا لیا ہے۔ اور دولت کی زیادتی بھی خوب ہوگئی ہے۔ مگر تاہم دلی راحت اور حقیقی خوشی ان میں نظر نہیں آتی۔

علم کے ساتھ صنعت اور حرفت کا بھی تعلق ہے۔ اس کو بھی ساتھ ہی ساتھ جوں جوں کہ علمی ترقی ہوتی ہو اس کی عملی صورت دستکاری اور آرٹ میں دکھلائی دیتی رہی ہے۔ اس کے سبب سے بھی انسان نے خوبصورتی اور عیش کے سامانوں میں اچھا حصہ اختیار کیا ہے اور ہزارہا قسم کی ایجادیں نکالی ہیں جن سے بڑا فائدہ پہونچا ہے۔ مگر تاہم دلی خوشی اور راحت قلبی حاصل نہیں ہوئی۔ باوجود سب کچھ حاصل ہونے کے ایک سب سے بڑا بادشاہ جس کو سب کچھ افراط سے حاصل تھا۔ اُن کی نسبت کہتا ہے "بطلانوں کا بطلان سب کچھ بطلان ہے"۔

پس نہ دولت نہ دانائی اور نہ صنعت و حرفت اور نہ سامان عیش و آرام جو ان سے حاصل ہوتے ہیں انسان کو حقیقی راحت و خوشی دے سکتے ہیں۔ یہ سب باتیں اس کی ضرورت کو بے شک پورا کرتی ہیں۔ اور وہ بھی صرف جسمانی اور دنیاوی ضروریات کو رفع کرنے میں۔ پر اس کی روح کی خواہش اور دلی اطمینان کو پورا نہیں کرسکتے بلکہ اس کے برعکس یہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جہاں چیزیں کثرت سے ہیں وہاں انسان اور بھی زیادہ بےچین ہے اور تجربے سے یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک خدا ناشناس آدمی کی نسبت ایک خداشناس زیادہ خوش نظر آتا ہے۔ حقیقی خوشی اور دل کی راحت کا راز صرف اپنے خالق اور مالک خدا کا دیدار حاصل کرنے سے ملتا ہے جو انسان خدا کے ساتھ میل اور موافقت حاصل کرلیتا ہے۔ اور اس کی مرضی کے تابع ہو جاتا ہے اور جس کے دل کی لگن اس کی طرف لگ جاتی ہے۔ وہ دلی راحت کو پاتا ہے۔ اور روحانی سیری کو حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ روحانی نعمتوں اور خوشیوں کا چشمہ اور منبع صرف خدا ہی ہے۔ اس کے بغیر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان کی روح آسودہ ہو جاوے۔ خداوند یسوع مسیح کے ایک حواری نے کہا تھا "باپ کو ہمیں دکھلا تو ہمیں کافی ہے" خدا کا دیدار ہی انسان کو حقیقی خوشی دے سکتا ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کے فضل کو پالیا وہ سیر ہو گئے۔ اور ان کے دل کو اطمینان حاصل ہو گیا۔ اسلئے لازم اور مناسب ہے کہ انسان جو صاحب عقل و ہوش و ضمیر والا ہے۔ اپنے خالق خدا سے ملاپ پیدا کرے اور جدائی کرنے والی رکاوٹوں کو دور و رفع کرکے اپنی روح کی غرض کو پورا کرے۔ اور دلی خوشی اور قلبی راحت کو حاصل کرے۔ جو صرف خدا سے مل سکتی ہے۔ اور جو اگر جسم کے

ترقی کی ابھی ابھی جیز بڑی ہی [illegible] سے کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اصلی غرض حاصل ہوگئی۔

مذہبی عالم میں بھی دنیاوی انتظام سلطنت کے جس میں ہمیشہ عروج و زوال ہوتا رہتا ہے اور قومیں گھٹتی اور ترقی کرتی ہیں اسی طرح مذاہب کا عروج و زوال واقع ہوا کرتا ہے ایک وقت ایک مذہب کا ہر پہلو سے عروج نظر آتا ہے اور دوسرے وقت میں وہ زوال پذیر نظر آتا ہے۔ بدھ مذہب کا حال دیکھو تو تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ زمانہ تھا کہ وہ بڑے بڑے بادشاہوں کا مذہب ہوگیا تھا اور بہت ملکوں میں اس کا ذکر ہوتا تھا۔ پر اب اس کو زوال ہے۔ برہمن مذہب جس کو سناتن کہنا بھی ٹھیک ہے کسی وقت کیسے عروج پر تھا۔ جس نے بدھ مذہب کو مغلوب کیا تھا۔ اور اسی طرح سے ہر ایک مذہب کا حال کم و بیش نظر آتا ہے۔ اور یہ مقولہ درست نظر آتا ہے۔ کہ ہر کمالے را زوالے۔

آجکل ہمارے ملک میں آریہ مذہب جو کچھ تھوڑے عرصہ سے نمودار ہوا ہے اور بڑے بڑے دعوے رکھتا ہے ابھی ترقی کرنے لگا ہے۔ اگر ایسا کہا جاوے کہ اس کا زمانہ رو بہ ترقی ہے تو کچھ مبالغہ نہیں ہے۔ ہمکو ہفتہ وار خالصہ اخبار گزٹ مطبوعہ [illegible] کے پرچے کے چھپنے سے بہت کچھ انفرمیشن ملی ہے۔ جو ہم کو صاف بتاتی ہے کہ یہ بودہ خاص ترقی کر رہا ہے۔ اور ہر ایک قسم کے مفید کاموں میں حصہ لے رہا ہے۔ اس کی سماجیں تمام ملک میں پھیل گئی ہیں نہ صرف ملک ہندوستان میں۔ بلکہ ارد گرد کے غیر ممالک میں اس کی سماجیں قائم ہوئی ہیں۔ ذیل کا نقشہ اس کی اشاعت کو ظاہر کر رہا ہے

نام ملک	تعداد سماج	نام ملک	تعداد سماج
پنجاب	۲۳۰	سندھ	۵
بلوچستان	۴	پنجاب کی ریاستیں	۲۸
اضلاع متحدہ	۲۵۸	مدراس پریزیڈنسی	۱
راجپوتانہ	۳۰	بنگال بہار	۲۹
ممالک متوسط	۴۴	برما	۳
بمبئی پریزیڈنسی	۳۲	سنگاپور	۱
حیدرآباد دکن	۳	افریقہ	۴
میزان	۶۹۳		

سماجی اخبارات کا شمار جو کئی زبانوں میں شائع ہوتے ہیں ۳۲ ہے اور گروہوں سے جو [illegible] شدہ کرکے ایجوکیشنل ہیں شامل کئے گئے ہیں ۲۲ [illegible] ہیں۔ اگر اسی طرح سے ترقی ہوتی رہی تو وہ نمایاں ترقی کریگا۔

ہوائی کشتی نام کو رونق دے رہی ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے کہ شہر پیرس میں کشتیوں کی دوڑ ہونے والی تھی۔ چاروں طرف سے ریل گاڑیاں بھری ہوئی دور دور کے مقامات سے آتی تھیں کم سے کم دو لاکھ آدمی اس دوڑ کو دیکھنے کے واسطے پیرس کی طرف جا رہے تھے کتنے تو ہوٹل پر جا پہنچے کتنے گھوڑوں اور کتنے پیدل چل رہے تھے۔ اور وہ جو ریل کی سواری پر تھے سب [illegible] ریل دور سے تو معلوم ہوتا ہے کہ گاڑیوں سے بالکل بھری پڑی ہے اور کوئی گاڑی نزدیک جا نہیں سکتی۔ ہائے کیسا [illegible] کیسی بھگدڑ کیسا ہوش کھا ہے کہ بعض لوگ دفعتاً ریل گاڑیوں کو توڑ پھوڑ کرنے لگے۔ اور جب پولیس نے لوگوں کو [illegible] میں ڈالدیا

قدرت سے [illegible] لوگوں کو ایک خبر دے رہے ہیں جو ہوائی کشتی کی خبر سے زیادہ عجیب ہے۔ کہ مسیحی کشتی گنہگار آدمی کو ہمارا آسمانی مکانوں میں پہنچاتی ہے عجیب خبر یہ ہے کہ ہر ایک آدمی خود اس کشتی میں بیٹھ سکتا ہے اور آسمانی سیر کر سکتا ہے۔ کاشکہ لوگ اس دوڑ کی طرف ایسا جوش دکھلاویں جیسا کہ دنیاوی تماشے کی طرف کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ حقیقی باتوں کی طرف توجہ ایسی نہیں لگی جیسی کہ محض تماشے کی طرف جو [illegible] ہے اسی انسانی کمزوری کا خاصہ بھی یہی حال ہے۔ لیکن وہ ماجرا جو خوشی اور آسمانی ہے سب سے زیادہ غور کے لائق ہے۔ [illegible]

ریویوز

مشاہیر عالم۔ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں دنیا کے ان بڑے بڑے بزرگوں کا مختصر ذکر ہے جن کے اسمائے گرامی آسمان شہرت پر حقیقتاً آفتاب کی مانند چمک رہے ہیں اور ان کی اولوالعزمیاں و کارہائے نمایاں ہر زندہ دل شخص کے اندر ایک ولولہ پیدا کرنے والی ہیں۔ ہم شائقین علم کو اس نایاب کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے اور کوئی خاندان ایسا نہیں ہونا چاہیے جو اس [illegible] سے محروم ہو کیونکہ اس کی ایک جلد ضرور ہر [illegible] ہونی چاہیے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قدردان کتب نے اس مشاہیر عالم کو منگوا کر اس کی قدردانی کا ثبوت دینگے۔ نوجوانوں کے لئے اوج ترقی پر پہنچنے کے لئے یہ کتاب ایک رہنما ہے۔ حجم کتاب ۲۲۴ صفحہ قیمت ۸؍ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے مل سکتی ہے۔

افتخار الاشعار المعروف **گلزار آفت**۔ یہ رسالہ منشی افتخار الدین صاحب آفت موہانوی کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔ جو کہ قدیم ایشیائی شاعری کے رنگ میں کہا گیا ہے۔ علم و ادب کے شائقین کے لئے یہ رسالہ مفید ہے۔ رسالہ کے آخر میں مصنف کی مختصر سوانح عمری اور [illegible] ہے۔ حجم رسالہ ۴۸ صفحہ قیمت ۸؍

خود مصنف سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ کون ہے جو یہ نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو اسلام کے ابتدائی ایام میں کیسے کیسے عذاب اور تکالیف شدید دیئے گئے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ صبر اور تحمل سے ان مصائب شدیدہ کو برداشت کرو۔ جو ان کا بیدردم دشمن ان کو پہنچا رہا تھا۔

اقول۔ تواریخ تو اس امن اور صلاح کے مبارک زمانہ کا پتہ نہیں دیتی ہے بلکہ اس کے برعکس یہی دکھلاتی ہے کہ جہاں ایک معتد بہ جماعت مسلمان ہوئے اور ان کے اصحاب حلقہ در ما بین نے خود لوگوں کو بھیجے تنہا سے دکھ دیا اور زبردستی سے ان کو اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور کیا اور یہ وجہ ہوئی کہ جھگڑے برپا ہوئے اور کشت و خون ہونے لگے اور تمام ملکوں میں بدامنی پھیلائی گئی۔ اگر بالفرض مان جاویں کہ صبر کرنے اور تحمل کام میں لانے کی تعلیم قرآن میں موجود ہے تو بھی اس کا ثبوت آپ کے ذمہ رہیگا کہ آیا مسلمانوں نے اس پر عمل کیا کہ نہیں۔ ہمارے خیال میں تو کل زمانہ اس کے برخلاف عمل ہوتا ہے۔

قولہ۔ خدا تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ وہ کفار کے مظالم کو صبر سے برداشت کریں۔ اور دوسرے ملکوں میں ہجرت کر جاویں اگر ان کی جانیں ان کے اپنے وطن میں ان پر دوبھر ہو گئی ہوں۔ کیونکہ خدا کی زمین وسیع ہے۔ الخ

اقول۔ اگر خدا کی طرف سے یہ ہدایت موجب تھی تو پھر لڑائی اور جنگ وجدل کی کیا صورت ہوئی۔ کیونکہ جہاں کسی نے ستایا تو دوسرے ملک میں چلے گئے۔ کیونکہ خدا کی زمین وسیع ہے۔ پھر لڑنے سے کیا مطلب؟ اگر اس حکم کو مانتے ہوئے مسلمان عمل کرتے تو وہ کیسے بے نقصان لوگ ہوتے۔ اور دنیا میں بہر وجہ سرخرو ہو جاتے۔ مگر تعجب دکھلائی ہے کہ یہیں جن پر صبر جو ان کے نزدیک جس وجہ جنگ کرنا جائز سمجھا گیا۔ اگر یہی تعلیم تھی تو اس پر عمل کیوں نہ کیا گیا۔ اور کیوں اس کے برخلاف دوسرے رخ کو اختیار کیا گیا؟

قولہ۔ جب تک مجتبیٰ اللہ تعالیٰ مومنوں سے دفاع کرتا ہے اللہ کو خائن اور ناشکر گزار لوگ پسند نہیں ہیں۔ اجازت دی جاتی ہے۔ ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بہت مظلوم ہیں اور اللہ ان کی مدد کرنے پر بڑی قدرت رکھتا ہے۔ الخ

اقول۔ دفاعی جنگ کی اجازت کی وجہ جو صاحب نے بہت سی آیتیں دکھلائی ہیں۔ چنانچہ یہ منجملہ ایک آیت ہی ہے جس میں صاف حکم لڑائی کا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ لوگوں نے زبردستی کی اور ظلم کیا اس پر حکم ملا کہ ان سے لڑو اور ان کا بدلہ لو یہی تو وجہ خود پکڑنے کی صاف دکھلائی ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ ہی اشاعت اسلام چلتی ہے۔ کیونکہ جب عمر بکڑی تو پھر کیا تھا۔ خوب کشت و خون کا موقعہ ہاتھ لگ گیا۔ اور دل کھول کر بدلہ لینا اور لوٹنا اور ان کو ہلاک کرنا سب کھیلے حکم ہو چکے۔ اب ان کے وسیلے سے گر اسلام کی اشاعت ہو جاوے تو کونسی حرج ہی کیا ہے جو کیا اس سے کسی کو انکار بھی ہوگا۔ اگر نہیں تو پھر اس کو گھسیٹے اور صاف منروں میں کوئی دوسری طرح بیان کر دے تو اس سے انکار کی وجہ کیا ہے۔

قولہ۔ پھر یہ کیسے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام نے لڑنے کی اجازت اس لئے دی کہ بجبر دوسرے مذہب کے پیروؤں کو مسلمان بنایا جاوے۔ دفاع کی اجازت صرف اسلئے دی گئی تھی کہ دشمن اسلام کو جڑ سے اکھیڑا جاتا تھا۔ اور اگر اس کا دفاع نہ کیا جاتا......... تو مسلمانوں کی یہ چھوٹی سی جماعت بالکل دنیا سے نابود ہو جاتی۔

اقول۔ اگر یہی بات تھی کہ دشمن اسلام کا منشاء صرف دفاع ہی تھا تو اس کے وسیلے سے اشاعت اسلام کیوں کی گئی۔ جس کی شہادت تواریخ دے رہی ہے یہاں تک کہ دنیا میں کو دعوت کے پیغام بھیجے گئے اور اسلام کو ذریعہ بجا دیا گیا۔ اور مسلمانوں سے خاص رعایتیں روا رکھی گئیں وغیرہ وغیرہ یہ تمام باتیں کیا معنے رکھتی ہیں۔ اگر ان باتوں سے انکار ہو تو ان کی ثبوت موجود ہیں۔

قولہ۔ وہ نہیں چاہتے کہ تم اللہ کی راہ میں ہی لڑو۔ (سورۃ نساء رکوع ۱۰)

اقول۔ اللہ کی راہ میں لڑنا۔ جیسا ہی اب زمانہ میں جنگ ہے بے شک اپنے بچاؤ کے واسطے لکھا ہوا ہے۔ الخ

قولہ۔ مسلمانوں کو صرف ایسے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تھی جن کے ساتھ جنگ کرنی ہر ایک کافر کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت نہیں تھی۔

اقول۔ تواریخ تو پکار پکار کر یہی ہے کہ صحابہ اور خلفاء اور ان کے مسلمان بادشاہوں نے تمام ملکوں میں جنگ بپا کر دیا۔ کیا یہ سب دفاعی جنگ تھے اور سب اپنے بچاؤ کے واسطے کئے جاتے رہے؟ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب سوچ کر دیں۔

قولہ۔ تمام جنگوں میں بھی مسلمانوں کو حد سے زیادہ نقصان کی پابندی لازمی تھی۔

اقول۔ بھلا صاحب یہ قرآن کی آیت تو صاف بتا رہی ہے وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ ترجمہ: اور لڑتے رہو ان سے جب تک نہ رہے فساد اور ہو جاوے دین سب اللہ کا یعنی کے واسطے لڑتے رہو۔ اور جب تک لوگ مسلمان دین کو قبول نہ کریں۔ لڑتے چلے جاؤ۔ یہ خوب انصاف اور رحم ہے۔ باقی آئندہ

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس

بجواب رسالہ

یسوع ناصری

میں اس امر میں بھی وزیر چند صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا کیونکہ (۱) یہ تیوہار بت پرستوں کی تقلید پر مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ حتی کہ ان کے کسی دستور کو بدلا کر مسیحی بنایا گیا ہے بلکہ بجائے خود ایک جدا تیوہار بت پرستوں کے تیوہاروں کے مقابلہ میں قائم کیا گیا تھا۔ (۲) بقول اگسٹس یہ تیوہار ان فرقوں کے برخلاف یادگار قائم کیا گیا تھا۔ جو یسوع کے مجسم ہونے کا انکار کرتے تھے جیسے مانی کی ان۔ ناسٹکس۔ اور پرسلیانسٹ وغیرہ (ڈکشنری آف کرسچن اینٹی کوئٹی۔ ولیم سمتھ جلد اول) (۳) ۲۵ دسمبر مسیح کی ولادت کے لئے اس لئے مقرر نہیں کیا گیا تھا کہ اس دن کو دنیا کی اور قومیں بھی اپنے اپنے دیوتوں کا دن مناتی تھیں۔ نہ تو اور قوموں نے باہم مشورہ کر کے یہ قرار دیا تھا کہ ہم اپنے اپنے بزرگوں اور دیوتوں کے لئے ۲۵ دسمبر کو منایا کریں۔ اور نہ عیسائیوں نے اس امر میں ان سے مشورہ کیا۔ یا ان کی تقلید کی تھی بلکہ جو دن ان کو اپنی دانست اور تحقیقات سے صحیح دن معلوم ہوا اس کو مقرر کیا۔ اور یہ محض اتفاقیہ امر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یسوع کا جنم دن وہی ہوا جو اور قوموں کے بزرگوں یا دیوتاؤں کا ہوا تھا۔ چنانچہ ونٹر سولس ٹس* کہتی ہے۔ یعنی وہ دن جب سورج شمالی یا جنوبی خط استوا پر ٹھہر کر پھر بازگشت کرتا ہے ایک قدرتی ہیئت ہے۔ جو ہر ملک کے لوگ محسوس کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں اور اس وقت کو ایک تیوہار کر کے مناتے رہے۔ اور گو یہ کسی فرضی یا کسی حقیقی دیوتے کے لئے۔ یونان اور روم میں ایسا رواج تھا۔ مگر میں اس بات کو قبول نہیں کر سکتا کہ عیسائیوں نے اس قدرتی ہیئت کے لحاظ سے یسوع کا جنم دن ۲۵ دسمبر بنایا تھا گو بعض ایسا خیال کرتے ہیں۔ مگر بے سند بات کرتے ہیں۔ اور ہم جانتے ہی ہیں کہ دوسری قوموں کے تیوہاروں وغیرہ کی اس قدیم زمانے کے عیسائیوں کو ایسی کیا ضرورت تھی جس سے وزیر چند صاحب کی بات کو کچھ سہارا مل سکے۔ آپ نے خواہ مخواہ دنیا کی قوموں کے نام درج کئے ہیں اور جرمنی کے یول لاگ اور ہیکلتی تیوہار میں جل کر مسس تھا اور گرجوں کو سجانا اور ضیافتیں اور جشن وغیرہ بت پرستوں کے جاہلانہ اور کرور فضول رسمیں درمیان میں سے ہیں۔ جو مغربی قوموں نے بعد میں کرسمس ڈے پر جو اپنی شہیں ایں یہ یاد ہے کہ گو دین یسوعی کی ابتدائی باتیں ہو یا نہ وہ سب یکساں ہی کسی امر میں مساوات نظر آتی ہے۔ مگر یہ مباحثہ مذہب کی اصل تعلیم نہیں۔ بلکہ ان خرابیوں میں سے ہے۔ جو عورت کے جنس پر چڑھی گئی تھیں یہ فرضیوں کی یہ مساوات اس یسوعیت کے ساتھ حقیقی جو کہ تھا رہا اور اس کے رسولوں سے کچھ ملا کر سونپی تھی۔ مگر بعض مذہبوں اور فرقوں کے ساتھ ہے۔ جنہوں نے یسوعیت کی بعض باتوں میں خیالات ملا کر ان کو خراب کیا تھا۔ لہذا اس خیال میں ضروری ہے۔ کہ غیر عیسائیوں کی باتیں اس کے مطابق پائی جاویں اور ایسی مساوات زیادہ تر دین کا ملک ہونے کے دستوروں کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ باوجود اس کے یسوعیت کی بعض باتیں ہیں جن کا اثر بدھ اور کرشن کی کہانیوں پر پڑا ہے۔ اسباب کا کسی اور موقعہ پر حال سناؤنگا۔

* ۱۰ جون اور ۲۲ دسمبر

یسوع ناصری کا جنم استھان

وزیر چند صاحب لکھتے ہیں کہ یسوع ناصری کے جنم استھان کے بارے میں بھی ویسا ہی اختلاف ہے جیسا کہ اس کے جنم دن کے بارے میں ہے۔ متی کے بیان کے بموجب اس کی پیدائش بیت لحم کے اندر ہوئی۔ جب مجوسی بیت لحم میں گئے تو جہاں ستارہ ٹھہر گیا تھا اس گھر میں پہنچکر اس لڑکے کو اس کی ماں مریم کے ساتھ پایا۔ (متی ۲: ۱۱)۔ اور لوقا کا بیان ہے۔ کہ گڈریوں نے آپس میں کہا کہ آؤ ہم بیت لحم تک جائیں اور یہ بات کو جو ہوئی ہے جس کی خداوند نے ہمیں خبر دی ہے۔ دیکھیں۔ تب انہوں نے جلدی جا کے مریم اور یوسف کو اور اس لڑکے کو چرنی میں رکھا ہوا پایا۔ (لوقا ۲: ۱۶)

گو صاف صاف بیان کہ لڑکا چرنی میں اس واسطے رکھا گیا تھا کہ سرا میں ان کے لئے جگہ نہ تھی۔ اور بہت لوگ اس سبب سے آئے ہوئے تھے جس سبب سے یوسف وہاں آیا تھا۔ اور وہ سرا قصبہ سے باہر مگر اس کی حدود میں تھی۔ متی اور لوقا دو مختلف موقعوں کا ذکر کرتے ہیں۔ لوقا ولادت کے دن والی سکونت بتلاتا ہے۔ اور متی اس کے کچھ دن بعد کا ذکر کرتا ہے۔ جب یوسف اور مریم اس سرا یا مردم شماری خانہ سے اٹھکر بیت لحم کے اندر کسی گھر میں جا رہے تھے۔ آپ نے یہ کیسا لچر اعتراض کیا۔ اپنی سوچ سمجھ کو بالکل جواب نہیں دے دینا چاہئے قطع نظر اگر اس چرنی والی چاندی یا سی کو متی نے

گیر کہا ہے۔ نہ یہ بھی آپ کا عجیب دعویٰ ہے۔ دیکھئے جہاں کوئی اختلاف نہ تھا وہاں آپ نے اختلاف تجویز کیا گو جس بات میں دونوں راویوں کا لفظی اتفاق ہے۔ کہ بیت لحم میں پیدا ہوا۔ اس بڑی بات کی آپ نے قدیمی نجات جس کی بابت قدیم پیشینگوئی تھی۔

ڈاکٹر فار صاحب لکھتے ہیں کہ فلسطین میں اگلے خان (سرا) اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ اُس کا وہ حصہ جس میں جانور باندھے جاتے ہیں۔ ان پہاڑی غاروں میں سے ہوتے ہیں۔ جو اس کی پہاڑیوں میں چونے کے پتھروں والی چٹانوں میں کثرت سے ہوتے ہیں۔ ایسی ہی اصطبل بیت لحم کی تھی۔ (لائف آف کرائسٹ باب اول)۔ اب وزیر چند صاحب نے انجیل یعقوب سے (جو جعلی کتاب ہے) حوالہ دیا ہے۔ کہ مسیح کی پیدائش ایک غار میں بتلائی گئی ہے (۱۸: ۱۹) اسی کتاب سے آپ نے اپنے ناول افسانے کے لئے یہ حوالہ لے لیا۔ مگر اسی کتاب کی اس گواہی کو نظر انداز کیا ہے کہ یسوع ناصری بیت لحم میں پیدا ہوا تھا۔ مگر یہ گواہی آپ کے مطلب کے مفید نہیں تھی۔ اس غار کی بابت معلوم ہو کہ اسی انجیل یعقوب ۲۲: ۲ میں یہ ذکر بھی آیا ہے کہ ہیرودیس کے حکم کے خوف سے مریم نے لڑکے کو کپڑوں میں لپیٹ کر بیل کی چرنی میں رکھا کیونکہ ان کے لئے سرا میں جگہ نہ تھی۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ غار اور چرنی والی سرا ایک ہی جگہ کا نام تھا جیسا فار لکھتا ہے البتہ مصنف انجیل یعقوب نے اس بیان کو بے موقع لکھا ہے۔ کہ ہیرودیس کے حکم کے خوف سے مریم نے ایسا کیا تھا مگر یہ کارروائی جلوس سے۔

پس ہم استفسار کا سلسلہ بالکل صاف ہے۔ اور جن مختلف جاہیں ایک ہی جا ولادت ثابت ہے۔ باقی آئندہ

ویدک شائستگی

ترجمہ گوشت کا استعمال مروج ہوا۔ منو جی نے اپنے دھرم شاستر کے پانچویں ادھیائے میں بارہا برہمن، چھتری، ویش تین اونچی ذاتوں کے لئے ہر حالت میں گوشت کھانے کی اجازت دی۔ ہم اس ادھیائے کے چند شلوک ذیل میں اقتباس کرتے ہیں۔

"یگ کے لئے اور جن کی پرورش لازم ہے ان کی پرورش کے لئے ان مرگ اور چڑیوں کو شہ مارنا جائز ہے جو برہمن سے جتیا ہونے کے قابل ہیں۔ کیونکہ پہلے زمانے میں اگستیا رشی نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ ۲۲۔

"پہلے زمانے میں برہم کشتریوں میں کھانے کے لائق مرگ اور چڑیوں کے پروڈاس ہوتے تھے۔ ۲۳۔

"جو گوشت یگ کے لئے منتر سے پاک کیا گیا اور برہمنوں کی خواہش سے ہے۔ اُسے کھانا چاہئے اور دھرم یگ وغیرہ میں باقاعدہ مشغول لوگ ورنہ جان نکلنے کے وقت فوراً بھی گوشت کھائیں۔ ۲۷۔

"پرجاپتی نے یہ سب کچھ پران کے لئے ان کا پیدا کیا ہے۔ منقول اور غیر منقول سب پران کی خوراک ہے۔ ۲۸۔

"پھرنے والوں کا کھاجا اچر ہے۔ (مثلاً گائے وغیرہ کی خوراک گھاس وغیرہ ہے) دانت سے کاٹ کھانے والوں کا ان جو دانت سے نہیں کاٹ کھاتا (مثلاً شیر بھیڑیا وغیرہ کی خوراک ہرن وغیرہ) ہاتھ والوں کا ان بے ہاتھ والے (مثلاً انسان کی خوراک حیوان) بہادروں کا ان بزدل (مثلاً شیر کی خوراک ہاتھی) ہے۔ ۲۹۔

"خوردنی جانوروں کو اگر روز مرہ بھی بھوجن کیا جائے تو بھوجن کرنے والے کا کوئی دوش نہیں ہوتا کیونکہ دھاتا نے خوراک اور کھانے والا دونوں کو پیدا کیا ہے۔ ۳۰۔

"خرید کر، آپ پکا کر یا دوسرے سے بطور دان لے کر اس گوشت سے دیوتاؤں اور پتری لوگوں کی پوجا کر کے اس گوشت کے کھانے سے دوش نہیں ہوتا۔ ۳۲

"ذبحہ اور سود اور مرگ وغیرہ میں لگا ہوا شخص یا تسدہ گوشت چڑھا کر اگر اُس گوشت کو نہ کھائے تو وہ مرنے کے بعد اکیس جنم تک پشو ہونے کو پراپت ہوتا ہے۔ ۳۵"

منو جی نے مذکورہ بالا شلوکوں میں گوشت کھانے کی صاف اجازت دی ہے۔ لیکن اس سے اگر کوئی پرہیز کرے تو ان کے خیال میں یہ بڑا اجر ہے۔ مثلاً

—na mamsa bhakshana dosho na madya na cha maithune. Pravritte eshā bhūtānām nivritti stu mahā phala.

"یعنی گوشت کھانے شراب پینے اور عورت سے صحبت کرنے میں کوئی دوش نہیں یہ ہر جیو کی رغبت ہے لیکن اس کے روکنے میں بڑا پھل ہے۔"

ہم بھی اپنے امر میں منو جی کی تائید کرتے ہیں۔ ہم نہیں کہتے کہ گوشت کھانا کوئی لازمی امر ہے۔ اگر کسی کا جی چاہے گوشت کھائے اُسے ہم کھانے سے روک سکتے نہیں۔

لیکن اگر کوئی گوشت کے کھانے سے پرہیز کرے تو ہم اُس کو بھی برا نہیں کہتے ہیں۔ کھانے پینے کے معاملہ میں ہم انسان کو پوری آزادی دیتے ہیں۔

باوجود اس کے کہ مسیحی کلیسیا کو برباد کرنے کی کوشش کرنے والوں کو کسی قدر سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ پھر بھی [illegible] نہیں کہ وہ [illegible] بڑا [illegible] ہے۔

سیالکوٹ کنونشن کے حالات

سوئم۔ روح القدس کی کوئی حد نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک الہی شخص ہے اور وہ خدا ہے۔ اور جو کچھ ہماری زندگی کے ہر ایک قدم میں اور زندگی کی ہر ایک بات میں کیا ہے۔ سو وہ دیکھتا ہے اور ابھی جو کچھ باپ کی محبت کے خلاف ہماری زندگی میں موجود ہے۔ وہ اس کو دیکھتا ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ روح القدس ہم کو پاک کر سکتا ہے اور پاکیزگی میں چلا سکتا ہے۔

اس مذکورہ بالا پیغام سے ہم کو یقین ہوا کہ ہم گناہ سے بچی ہوئی حالت میں رہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ روح القدس کا شکر ہو۔ کہ خداوند کی روح ہماری زندگی میں راج کرتی ہے۔ اور روح القدس ہی ہم کو اپنی پاکیزگی میں گھیرے ہے۔ یہ ہماری دلی خواہش ہے۔ اور کئی طرح کے زبردست پیغام ہمارے سامنے پیش کئے گئے۔ مگر اختصار کی وجہ سے میں ان کو چھوڑ دیتا ہوں اس خیال سے کہ یہی مذکورہ بالا پیغام ناظرین کو کنونشن کی برکتوں میں شریک کر سکتے ہیں۔

تین بجے کی میٹنگیں جو علیحدہ ہوا کرتی تھیں وہ ہماری خوشی اور ترقی کا باعث ہوا کرتی تھیں۔ طرح طرح کی آوازیں گانے کی سنائی دیتی تھیں۔ کہیں چھوٹے بچے تربیت میں گا رہے ہیں۔ دوسری طرف لڑکیاں بلند آوازوں میں حمد و ثنا کر رہی ہیں۔ تیسری طرف عورتوں کی سہانی آواز سنائی دے رہی ہے۔ چوتھی طرف نوجوان اچھے تعلیم والے انگریزی میں گیت گا رہے ہیں۔ پانچویں طرف منشری اور دیسی ضعیف العمر اور نوجوان اور عمر رسیدہ بلبلوں کے غول بیٹھ کے پکار رہے ہیں۔ اور یہ نظارہ کیسا عجیب معلوم ہوتا تھا خواہ مخواہ دل کو وجد کرتا تھا۔ عورتوں کا دعائیہ کمرہ خداوند کی خاص حضوری سے بھرا ہوا تھا۔ اور جو کوئی اس میں دعا کے لئے جاتی تھیں۔ وہ خداوند کے زبردست ہاتھ کا شکار ہو جاتی تھیں۔ وہیں وہ خداوند کے داخل ہونے کے لئے اپنے دل کا دروازہ کھول دیتی تھیں۔ اور خداوند کی تعریف اور شکر گزاری میں ساری ساری رات حمد و ستائش میں مشغول رہتی تھیں۔ خداوند سے دعا ہے کہ ہماری بہنوں کو اس عجیب برکت کو جو کہ ان کو سیالکوٹ کنونشن میں ملی وہ برکت ہندوستانی بہنوں کی جو کنونشن پر کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکیں ان کی برکت کا باعث ہووے۔ اور وے بھی خداوند کو اپنا تن من اور دھن دے دیں اور پھر اس پاک زندگی بسر کریں۔ مردوں کا دعائیہ کمرہ بھی سکھ مشن کا کمرہ تھا۔ خداوند کے جلال کا باعث ہوا۔ منشری بھی اور مرد اور دیسی بھائی بہت رات بھر دعا اور تعریف میں گاتے رہتے تھے۔ جو جو اس کمرے میں دعا اور تعریف کے لئے گئے وہ اس جگہ کی فضیلت کو کبھی نہ بھولیں گے۔ وہاں میں نے کئی ایک دل شکستہ ہوا۔ اور وہیں خداوند کے ساتھ عہد کیا۔

ہندی دوستوں میں سیالکوٹ مشن [illegible] چھاؤنی کے اکثر جلسوں میں حاضر ہوتے رہے۔ امید ہے کہ وے جلد اپنی زندگی مسیح کو دیں گے اور مسیح جو جلال کا بادشاہ ہے جس کی آواز انہوں نے سیالکوٹ کنونشن میں اس کے مقدس لوگوں کی زبان سے سنی ہے اس کو اپنی زندگیوں کا بادشاہ تصور کریں گے اور روح اور راستی سے اس کی عبادت کرینگے۔ اور اس کی عزت اور جلال کا باعث ہوویں گے۔ اور اس زندگی کے اختتام پر اس کے ساتھ بہشت کی کامل خوشی میں [illegible] رہینگے۔ ایک اور عجیب نظارہ بیان کرنے سے باز نہیں آؤنگا یعنی کہ پشاور سے ایک کرنل صاحب جو روح القدس کی آگ کا چشمہ پا چکے ہوئے تھے۔ اور جن کو خداوند یسوع نے ٹوٹا شکستہ دل دیا ہوا تھا۔ وے بھی اس شکستہ دل کو دیکھانے اور جن کو نیچی جگہوں میں سے [illegible] کرنے کے لئے چند آدمیوں کو ہمراہ میں رکھتے ہوئے سیالکوٹ کنونشن تشریف آور ہوئے۔ ناظرین اگرچہ وہ اعلیٰ درجہ کے افسر تھے لیکن جب وہ کسی بھائی کو اپنی طرف آتے دیکھتے تھے۔ خواہ وہ خراب کپڑوں میں ہو یا فرسٹ کلاس لباس میں فوراً کرسی کو چھوڑ اپنے بیچ سے باہر چند قدم آگے جا کر اس کا استقبال کرتے تھے۔ اور فوراً یہ الفاظ منہ سے نکالتے تھے کہ تم بھائی ہو۔ اور مسیح ہمارے گناہوں کے لئے مرگیا۔ جس کو روح القدس کا بپتسمہ ملا۔ اس کو فوراً اپنے خیمہ میں لے جاتے تھے اور کچھ باتیں کلام کی اس کے ساتھ کر کے ایک دم دعا میں گر جاتے تھے۔ ان کی شکستہ دلی اور یسوع کے زخم جو ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے رہتے تھے وے ہماری برکت کا باعث ہوتے تھے۔

صاحب موصوف کے ساتھ چند سکھ صاحبان بھی تھے ایک صوبیدار ایک جمعدار میجر اور ایک سپاہی جو ان کی اردلی میں رہتا تھا اور ایک پٹھان لڑکا اور ایک خاکروب ان سب کو جو ان کے دل پر بہتا تھا۔ اور خداوند کے آگے گر کے آنسو بہاتے رہتے تھے۔ کہ او خداوند یسوع ان کو بچالے اور اپنی محبت کے زخم ان کو بھی دے۔ تاکہ یہ تیری عجیب محبت کو دیکھ سکیں اور اس کی قدر کر سکیں۔ ایک دن کسی گریہ بھری دعا میں خداوند [illegible] کو بچا دے۔ سکھ سپاہیوں کے چند نوجوانوں کو اچنبھا ہوا اور کہا کرنل صاحب تمہارے چند سکھ بھائیوں کو عیسائی کرنے کے لئے لائے ہیں۔ سو جاگ اٹھو اور ان کو فوراً [illegible] سو چند سکھ نوجوان کنونشن میں حاضر ہوئے۔ اور کرنل صاحب کے خیمہ کے پاس آ کر ملے اور ترغیب اور غیرت دلائی ان میں سے ایک نے جواب دیا کہ ہم سچائی کے جاننے والے ہیں۔ اگر ہم کو کسی دین میں سچائی نظر آوے گی تو ضرور قبول کرینگے۔ فی الحال ایک گواہی ہم آپ کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جب ہم

اجلاس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب جب اجلاس برخاست ہوتا ہے تو اسوقت ہمارے مشفیک ہری شراب کی بوتل کا نشہ ہوتا ہے۔ ہم زیادہ گواہی دے نہیں سکتے مگر یہ کہنے کو تیار ہیں کہ یہ باتیں حقیقت رکھتی ہیں۔ اور وہ نشہ تین گھنٹہ تک برابر رہتا ہے۔ اور سب لوگ بڑے ادب کے ساتھ تین تین چار چار گھنٹہ تک خداوند کی حضوری میں بیٹھے ہیں اور کہ ہمارے ہندو اور محمدی بھائیوں کی طرح بیان نہیں ہے۔ بلکہ لوگ محبت میں محو نظر آتے ہیں۔ اور یہ کیسی زبردست گواہی ہے۔ جو کہ ہم کو اور زیادہ مجبور کرتی ہے کہ ہم اور زیادہ اپنے کو خالی کریں خداوند کے فضل سے تین جلسے ہوئے۔ اور دوسرے مقبول بھی ہو چکے تھے۔ وہ ایک محمدی متلاشی بھی موجود تھے۔ جن میں سے ایک مولوی تھا اور ایک منشی کے نام سے نامزد تھا۔ انتظام فورک نے لوگوں کو مہیا کیا ہے کہ وہ آیندہ سال ضرور آویں۔ ساری مشنری لیڈیاں جن کو ہم ٹکٹ دے کر ۲۰۰۰ اور چار ٹوبل روٹی اور بسکٹ خریدتے تھے کیسی محنت سے ہماری خدمت کرتی ہیں اور اسی طرح مشنری بھائی جو ہم کو ہر سے ٹکٹ کے دیتے ہیں گوشت دال روٹی پلاؤ۔ خوشی یہ ایک چیز ہیں کی ہم کو ضرورت ہوتی تھی وہ ہم کو خود لا کر دیتے تھے۔ ہم اپنے دینی بھائیوں کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہماری جسمانی خوراک کے واسطے ہماری مدد کی مشنریوں کے ساتھ ملکر ہم گھنٹی بجانے والے صاحب کے بھی شکر گزار ہیں۔ جو گھنٹی بجا کر ادھر ادھر لوگوں کو چا اور روٹی کے لئے بلاتے رہتے تھے۔ اور زبان سے بھی کہتے رہتے تھے کہ چا اور روٹی تیار ہے۔ خداوند کا شکر ہو کہ چند نوجوانوں کے دل پر یہ بوجھ آیا ہے کہ اگلے سال ہر ایک کنونشن میں شریک ہونے والے کو مفت کھانا دیا جاوے۔ اور سب امیر اور غریب ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھاویں۔ جیسا کہ اجلاس کے وقت ایک جگہ بیٹھنے میں کسی ایک سے انہوں نے کنونشن ہی میں چندہ جو ہر ایک کے لکھوایا۔ اور یہ لکھوانے کے میزان کیا جس کی تعداد قریباً [illegible] ہو گئی تھی۔ پانچ ہزار کی ضرورت درپیش ہے۔ خداوند ان صاحبان کو کامیاب بناوے۔ اور ہر سال یہ جوان کے دلوں پر رہے۔ میں بڑی دلیری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خداوند یسوع جو جلال کا بادشاہ ہے۔ اس کے جلال کا اعلان کی خاطر ہر ایک سٹیشن میں ایک بڑا بھاری ریوائیول شروع ہووے۔ ہندوستان کے مسیحیوں سے میری منت ہے کہ اپنے خیالوں کو ترک کر کے متفق ہو کر ایک روح میں اپنے اس سفر کی جو کلیسیا کا ہے عزت کا باعث ہوویں۔ اگر ہمارے وسیلے سے ہمارا ملک ہندوستان خداوند یسوع مسیح کا پیرو ہو جاوے خداوند ایسا کرے۔ آمین۔

خاکسار رحمن خاں سوار [illegible]

نجات کا چشمہ

اے ناظرین بھائیو۔ اگر آپ نجات کے خواہشمند ہیں تو اس مضمون کو ضرور پڑھیئے۔ حضرت موسیٰ کو اس جہان سے رحلت کئے چودہ سو اسی برس کا زمانہ گزرا تھا۔ اور حضرت الیاس کو جو زندہ آسمان پر اٹھایا گیا تھا۔ نو سو برس کا زمانہ گزرا تھا۔ چنانچہ یہ دونوں مقدس خداوند یسوع کے روبرو اس قدر زمانہ کے گزرنے کے بعد حاضر کئے گئے۔ انجیل متی ۱۷ باب ۳ آیت۔ (اور دیکھو موسیٰ اور الیاس اس سے باتیں کرتے انہیں دکھائی دیئے۔) ناظرین بھائیو انہیں دکھائی دیئے۔ حواریان مسیح کو۔ یہ بات قابل تسلیم ہے کہ موت کی حالت ایک ایسی حالت ہے کہ اس میں انسان معدوم نہیں ہو جاتا۔ اور نہ موت کی حالت کو حالت بے ہوشی کہہ سکتے۔ حضرت موسیٰ اور الیاس اگر نہیں سکتے تھے۔ اور وہ حالت موت کو ہم حالت خوابیدگی کہہ سکتے جس میں انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ بلکہ حالت موت انتقال مکان ہے اور موت کے بعد زندگی ہے کیونکہ خدا زندوں کا خدا ہے۔ مقدسوں کا جو وجود ہیں مردوں کا خدا نہیں ہے جیسے کہ صدوقی لوگ وہ منسوب نہیں ہے۔ انجیل لوقا ۲۰ باب ۳۸ آیت (لیکن خدا مردوں کا خدا نہیں۔ بلکہ زندوں کا خدا ہے کیونکہ سب اس کے پاس زندہ ہیں) اس صورت میں سب جو اس جہان سے چلے گئے ہیں موجود ہیں۔ نہ معدوم ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں شخص یعنے حضرت موسیٰ اور حضرت الیاس ان مقدسوں کے نمونہ تھے جو سو گئے ہیں۔ آخر کو جب مسیح خداوند آویگا۔ تو اس کے ساتھ ہزاروں ہزار بھی دنیا میں آویں گے۔

یہودا کا خط ۱ باب ۱۴ آیت (دیکھو خنوک نے جو آدم کی ساتویں پشت تھا۔ ان کی بابت پیشگوئی کی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا۔) یعنی حضرت موسیٰ اور الیاس دونوں خداوند مسیح کے سامنے آئے موسیٰ مر گیا تھا۔ الیاس زندہ آسمان پر چلا گیا تھا۔ اب دونوں حاضر ہوئے اور دونوں کا بدن بدلا ہوا تھا۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوتی اول بات یہ کہ مسیح مردوں اور زندوں کا خداوند ہے۔ دیکھئے مردہ یعنے موسیٰ اور زندہ یعنے الیاس دونوں اس کی خدمت میں حاضر ہیں۔ رومیوں ۱۴ باب ۹ آیت (کہ مسیح اس لئے مؤا اور اٹھا۔ اور جیا کہ مردوں اور زندوں کا بھی خداوند ہو) ناظرین بھائیو۔ اسی طرح یوم الحشر کو ہر ایک مردہ اور ہر ایک زندہ اس کے پاس حاضر ہونگے۔ دوسری بات یہ کہ دونوں قسم کے لوگوں کا بدن بدل جائیگا۔ یا جسم دونوں کو عنایت ہوگا۔ ا قرنتھیوں ۱۵ باب ۵۱ آیت (دیکھو میں تمہیں ایک

سبیکی بات لکھتا ہوں کہ ہم سب سوئیں گے نہیں پر ہم سب بدل جائیں گے۔ اگرچہ یہ دونوں شخص تو جسم میں ظاہر ہوئے تو بھی پہچانے گئے۔ جس طرح خداوند یسوع بدل گیا اور پہچانا گیا۔ کیونکہ اس کا وہی بدن تھا۔ مگر جلالی۔ قرنتیوں ۱۵ باب ۴۳ و ۴۴ و ۴۹ آیت (جو بےحرمتی میں بویا جاتا ہے وہ جلال میں اٹھتا ہے۔ نفسانی جسم بویا جاتا ہے۔ اور روحانی جسم اٹھتا ہے۔ ایک نفسانی جسم ہے اور ایک روحانی جسم بھی ہے۔ اور جس طرح ہم نے خاکی کی صورت پائی ہے ہم آسمانی کی صورت بھی پائینگے) ناظرین بھائیو اس میں شک نہیں کہ شاگردان مسیح نے موسیٰ اور الیاس کو ان کی زندگی میں پہلے نہیں دیکھا تھا۔ پر جب خداوند مسیح نے انہیں بتایا کہ فلاں فلاں شخص ہیں۔ اگر خداوند مسیح اس وقت ان کا نام شاگردوں کو نہ بتلاتا۔ تو ضرور شاگردوں کو خیال ہوتا۔ کہ یہ فرشتے ہیں۔ کیونکہ اکثر خداوند یسوع کے پاس فرشتے آیا کرتے تھے۔ مقابل اعمال ۱ باب ۱۰ آیت (اور اس کے جاتے ہوئے جب وہ آسمان کی طرف تک رہے تھے۔ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس کھڑے تھے) ہمارے خداوند کے آسمان پر صعود کا وقت رات کا وقت نہ تھا۔ تنہائی کا وقت نہ تھا۔ کیا ہی عجیب بات ہے خداوند یسوع نہ فرشتوں کو مگر آدمیوں کو جلانے کے لئے آیا۔ حضرت موسیٰ شریعت کا نمونہ تھا۔ اور الیاس انبیاء کا نمونہ تھا ان دونوں کے حاضر ہونے کا شریعت و نبی اس پر گواہی دیتے ہیں۔ اور یہ گواہی خداوند مسیح پر بھی جو اس وقت موجود تھا۔ غرضکہ یہ دونوں شخص مسیح سے باتیں کرتے تھے۔ اس وقت شاگردوں نے دیکھا اور کان سے ان کی باتیں سنیں۔ انجیل لوقا ۹ باب ۳۱ آیت (جو جلال میں دکھائی دیئے اور اس کے مرنے کا جو یروشلم میں واقع ہونے پر تھا۔ ذکر کرتے تھے) یعنے خداوند مسیح کی موت کا ذکر کرتے تھے جس میں تمام بنی آدم کی نجات تھی۔ اور یہی تمام بنی آدم کی نجات کا چشمہ ہے۔ ناظرین بھائیو اس سے ہم کو خداوند یسوع کی موت کے متعلق بہت کچھ ثبوت ملتا ہے۔ اس طرح کہ دینی قوم یہود میں سب سے بڑا نبی تھا۔ یہ حضرت موسیٰ کے اعتقاد کا بڑا حصہ یہ تھا کہ مسیح مریگا۔ اس لئے وہ ہمارے خداوند یسوع کی ملاقات کے وقت سب سے بڑی بات کا ذکر کرتا ہے۔ یعنے مسیح کی موت کا جو تمام بنی آدم کی نجات کے لئے نجات کا چشمہ ہے۔ ناظرین بھائیو یونانی کلیسیا کے وکیل جیسا مسیح سے پوچھتے ہیں اور صرف اس کی موت کا ذکر کرتے ہیں جو تمام بنی آدم کی نجات کا باعث ہے۔ اور ابدی زندگی اور وہ جلال جس میں وہ ظاہر ہوئے وہی موت پر موقوف تھا۔ پس وہ ترغیب دیتے ہیں۔ کہ مسیح اس کو تمام کرے۔ تاکہ تمام بنی آدم کو جو اس پر ایمان لاوے۔ ابدی آسائش حاصل ہو۔ غرضکہ وہ مسیح سے اور مسیح ان سے باتیں کرتے تھے۔ ناظرین بھائیو یہ بات پہلے گوش گذار کر چکا ہوں کہ موسیٰ شریعت کا نمونہ تھا۔ اور الیاس آئندہ کا نمونہ مسیح خدا کا کلام یا کلمہ یہ تینوں چیزیں یعنے شریعت انبیاء۔ کلام اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان دونوں یعنے شریعت اور انبیاء کی تکمیل مسیح سے ہے یعنے مسیح کلمۃ اللہ سے گویا خدا کے کلام سے قرآن کی یہ آیت ہے عیسیٰ کلمۃ اللہ ہے۔ انجیل یوحنا ۱ باب ۱ آیت ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا پس وہی کلام اس وقت تکمیل کا باعث ہے۔

ناظرین بھائیو۔ موسیٰ کو خدا سے اجازت نہ تھی کہ کنعان کے ملک میں جاوے۔ پر یہاں سے ظاہر ہے کہ حقیقی کنعان میں وہ جا پہنچا۔ یہ ملک خداوندی کنعان کی تھی۔ نہ حقیقی کنعان کی جو اس کا اور سب مقدسوں کا منزل مقصود ہے۔

ناظرین بھائیو۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ دونوں شخص ایک خاص طور پر دنیا سے گئے تھے۔ موسیٰ مرگیا تھا۔ مگر خدا نے اسے دفن کیا۔ اور اس کی قبر کسی نے نہیں دیکھی۔ استثنا ۳۴ باب ۵ و ۶ آیت (خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق موآب کی سرزمین میں مرگیا۔ اور اس نے اسے موآب کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج کے دن تک کوئی اس کی قبر کو نہیں جانتا۔) دوسرا الیاس نہیں مرا پر آسمان پر چلا گیا۔ ۲ سلاطین ۲ باب ۱۱ آیت (اور ایسا ہوا کہ جونہیں وہ دونوں بڑھتے اور باتیں کرتے چلے جاتے تھے۔ تو دیکھو ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے درمیان آکے ان دونوں کو جدا کر دیا۔ اور الیاس بگولے میں ہوکے آسمان پر جاتا رہا) اور اب سب مردوں سے پیشتر یہ دونوں دنیا میں آئے۔ اس لئے کہ وہ ان کی نبوت کا کام جو انہیں ملا ہوا تھا۔ خداوند مسیح کو واپس سپرد کریں۔ اور اے ناظرین بھائیو۔ اس وقت میں خدا سے یہی آواز آئی کہ نہ موسیٰ کی نہ الیاس کی مگر مسیح کی سنو۔ انجیل متی ۱۷ باب ۵ آیت (وہ یہ کہتا ہی تھا کہ دیکھو ایک نورانی بدلی نے ان پر سایہ کیا۔ اور دیکھو اس بادل سے ایک آواز آئی۔ اس مضمون کی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جس سے میں خوش ہوں۔ تم اس کی سنو) ناظرین بھائیو علاوہ اس کے ان دونوں نبیوں کے آنے میں پانچ بھید بہت بڑے ہیں۔ اسی واسطے تمام انبیاؤں میں سے یہ دونوں انتخاب کرکے مسیح کے روبرو بھیجے گئے۔

(۱) موسیٰ اور الیاس یہ دونوں اس لئے آئے کہ خدا کے بیٹے کی عزت ہو۔ کیونکہ موسیٰ مرگیا تھا۔ مگر قبر کا نشان نہ تھا۔ الیاس آسمان پر زندہ گیا تھا۔ اب یہ دونوں بوجہ اس فضیلت کے اس کی اطاعت کے لئے حاضر ہوئے۔ اس جگہ ہمارے بھائی محمدی



کا وہ خیال حد سے بڑھ سکتا ہے جو مسیح خداوند کی فضیلت کے مقابلہ میں ان دونوں کی فضیلت کو ترجیح دیتے ہیں۔

(۲) یہ دونوں نبی کیوں آئے تھے اس لئے کہ نبیوں اور نبیوں کے خدا میں فرق ظاہر ہووے۔

(۳) یہ دونوں نبی اس لئے آئے تھے کہ بتلاویں کہ مسیح خداوند ہو کے اور نبیوں کا مخالف نہیں ہے جب وہ کہتا ہے کہ میں اور باپ برابر ہیں تو وہ اس کلام سے توریت اور نبیوں کی مخالفت نہیں کرتا ہے۔

(۴) یہ دونوں ساتھی [illegible] آئے کہ صلیب کا جلال ظاہر کیا۔ تاکہ کوئی شاگرد صلیب سے متنفر ہووے۔ اور خوف نہ کرے

(۵) یہ دونوں نبی اس لئے آئے تھے۔ کہ بتلاویں موسیٰ اور الیاس کے دنیاوی دکھوں کا بدلا کیا کچھ ہوا یعنی وہ جلال میں ہیں۔ [illegible] ان کے وسیلہ وہی دکھوں کا بدلا ہے۔ تاکہ تمام نبی اور مسیح کے پاس آکر جو ذریعہ نجات ہے۔ دنیاوی دکھوں میں برداشت کرکے بڑی جلال حاصل کیا۔

(۶) اے ناظرین محبو اگر آپ نجات کے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ نجات کو تلاش کرتے ہیں تو مسیح سے مسیح خداوند کی طرف [illegible] کہ وہ نجات کا چشمہ ہے اس چشمہ کے پینے نجات کا حاصل کرنا ممکن ہے۔ بلا خوف وہ حضرت کو قبول کیجئے اور ابدی زندگی کو حاصل کیجئے۔

فقط۔ راقم ناشی عزیز مسیح۔

ایک بھولے ہوئے مسیحی کی توبہ

ناظرین نور افشاں کو یاد ہوگا کہ ہمارے ایک بھائی مسیحی مقبول مسعود گوہر صاحب جو پہلے [illegible] میں مشن کے متعلق خداوند یسوع کی خدمت کرتے تھے۔ اور پھر کچھ مدت تک کسی فوج میں شامل ہو کے [illegible] خدمت کی تھی [illegible] کی حرکت سے مسیحی مذہب سے مسرف بیٹے کی طرح دور چلے گئے۔ جیسے دور چلے گئے کہ دنیا داری میں [illegible] خداوند مسیح کو ترک کر دے [illegible] سبت کے روز [illegible] گوجرانوالہ شہر میں خداوند [illegible] کی جماعت کے سامنے [illegible] کا صاف صاف اقرار کیا [illegible] مسیحی توبہ کی جب بزرگ پادری صاحب [illegible] منظور علی صاحب شام کی عبادت کر رہے تھے۔ تو بھائی مقبول صاحب بھی جماعت میں شامل تھے عبادت کے اختتام پر پادری صاحب نے جناب مقبول سے درخواست کی کہ آپ کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں تو بھائی صاحب نے بڑی [illegible] کے ساتھ مسیحی جماعت کے سامنے سب کچھ بیان کیا [illegible] کہ میں آریہ سماج میں شامل ہو [illegible] لیکن میرے دل کو کوئی تسلی اور اطمینان نصیب نہ ہوا [illegible] کہ کئی مدت تک [illegible] لیکن میں خداوند کا شکر کرتا ہوں کہ [illegible] جب میں آریہ سماج میں شامل ہو گیا۔ اور کئی مدت تک ہم کبھی دل [illegible] نہ ہوا [illegible] گرجا کے پاس سے گزرتا مسیحی جماعت کو دیکھتا تھا تو [illegible] تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ بہت دفعہ میرا دل [illegible] کہ پھر مسیحی جماعت میں شامل ہو جاؤں لیکن شیطان روک دیتا تھا۔

بہت باتیں بھائی صاحب نے بیان کیں جن میں صرف مختصر طور سے بیان کرتے ہیں جب دوہرانے کی

کہ آریہ سماجیوں نے [illegible] ہوں تو انہوں نے [illegible] کوشش کی [illegible] شکلیں میرے سامنے [illegible] وید [illegible] کے سوال کے [illegible] میں نے صاف ان کو جواب دیا کہ [illegible] تم مجھے کوئی تسلی [illegible] اگر کوئی تسلی اور [illegible] ہے تو خداوند مسیح میں ہے [illegible] عیسائی ہوں [illegible] بھائی صاحب نے بیان کیا کہ میرا سارا خاندان عیسائی ہے میری لڑکیوں نے بھی سماجیوں کو یہ کہا کہ ہم عیسائی ہیں۔ اگرچہ ہمارا باپ [illegible] کے مذہب میں شامل نہیں لیکن [illegible] گھر میں [illegible] انجیل [illegible] پڑھا کرتی [illegible] آریہ سماجیوں کی زبان بند ہو گئی [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں۔ بھائی صاحب نے آخر میں کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں۔ چنانچہ بھائیوں میں سے چند ایک نے اس کے واسطے دعا مانگی اور خوشی کے ساتھ اپنے ساتھ ملا لیا۔

[illegible] کلام کی بات یاد آتی ہے کہ مسیح نے [illegible] میرے ہاتھ سے کوئی نہیں چھین سکتا [illegible] کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔

آریہ سماجیوں اور [illegible] خداوند [illegible] اپنے خون سے [illegible] ان کو میرے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا [illegible] اور اس کا شکر ہو

[illegible] کہ آپ اس بھائی کے لئے دعا کریں۔ خداوند اس کو [illegible] برکت [illegible] فقط۔ [illegible]

انتخاب الاخبارات

ایک ہمعصر کی رائے ہمعصر پنجابی کی نسبت

ہمارا ایک ہمعصر [illegible] ہے کہ پنجاب دہ مکالمہ خیر و اخبار کی ہمعصر پڑھنے سے گورنمنٹ کو کیا حاصل ہے۔ جب کہ پنجابی جیسے اگر چہ پڑھے لکھوں میں بھلا گئیں [illegible] ہے۔ ہم ایک دوسرے ہمعصر سمجھتا ہے کہ پنجابی کی ہستی یک اتفاقی امر نہیں ہے۔ بلکہ یک ایسی ہستی ہے جو پنجاب کے ایک بڑے اسباب [illegible] کی ذہنی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ ہم یہاں تک بھی کہیں گے کہ پنجابی پنجاب کی بڑی یک Necessity ہے۔

آل انڈیا سبھاؤں کے سالانہ جلسے

[illegible] کی تعطیلات میں [illegible] نیشنل کانگرس کے جلسہ کے علاوہ بہت سی آل انڈیا سبھاؤں کے سالانہ جلسے منعقد ہوں گے۔ صنعتی کانفرنس، ایجوکیشنل کانفرنس، عورتوں کی کانفرنس، سوشل کانفرنس، [illegible] کانفرنسیں ہوں گی۔ ورجینہ [illegible] کے [illegible] کا [illegible] ہوگا

آہنی پل

[illegible] سے مات [illegible] کے لئے پنجاب سے کلکتہ تک [illegible] پل [illegible] سے [illegible] کے شرائط پل [illegible] گیا ہے۔ [illegible]

بولی اور اس وقت عرض ہے جیسے پہلے جنگ سے [illegible] مختلف [illegible] تعمیر [illegible] تہذیب کے لحاظ سے قابل تعریف ہے۔

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

استاد مرحوم [illegible] مقالہ کی بوڑ [illegible] شفیع [illegible] ہے۔ امریکہ کا [illegible] شخص [illegible] کپنیوں کا مالک تھا۔ [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] ہوا تھا۔ لیکن بوقت [illegible] ساتھ ترقی کے [illegible] کہاں تک پہونچے گی۔ [illegible] شامل [illegible] وحرفت [illegible] کی سوانح عمری [illegible] کے لئے [illegible] سال کی عمر میں ایک [illegible] میں [illegible] ہوا۔ [illegible] سال کی عمر میں ایک [illegible] سال تک ایک [illegible] اس کے بعد اس نے [illegible] کی [illegible] کو [illegible] پریزیڈنٹ ہو گیا۔ [illegible] کے کاروبار میں [illegible] ترقی کی [illegible] کا بادشاہ مشہور ہونے لگا۔ ہندوستانیوں کو [illegible] اس سے سبق لینا چاہئے کہ انسان [illegible] کوشش سے کہاں سے کہاں تک پہونچ جاتا ہے۔

ناقابل است [illegible]

[illegible] در طلب مرد قابل است

ایک نئی جنگی ایجاد

[illegible] سے [illegible] نے [illegible] تجربات کر رہے ہیں

[illegible] ہوتے ہیں۔ جیسے کسی فوج [illegible] سے [illegible] نہیں کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] کی سرحدی [illegible] ثابت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ [illegible] کے [illegible] آلات [illegible] ہے۔ [illegible] میں استعمال کرنے کی غرض سے بہت [illegible] مقدار کا آرڈر بھیجا ہے۔

نئی گرفتاریاں

بنگال اور بمبئی کے [illegible] ہوتا ہے کہ گرفتاریوں کی باری [illegible] میں آئی ہے [illegible] ایک اخبار [illegible] کو [illegible] گرفتار کیا گیا۔ [illegible] گرفتار کیا گیا۔ [illegible] مستقر [illegible] ان دونوں گرفتاریوں پر [illegible] پھیل گئی ہے

جیل روزگار

پنجاب کی [illegible] میں لکھا ہے کہ [illegible] Appointment [illegible] کے نام سے جاری ہوئی تھی اور اس کی [illegible] میں [illegible] نہیں۔ [illegible] سے بھی ان کے [illegible] تاہم [illegible] کے [illegible] ہونے کے [illegible] سات روپیہ [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] جس وقت [illegible] سے حکم دیا ہے [illegible] انکار کرے تو یہ [illegible] اس طرح سے [illegible] روپیہ [illegible] گیا ہوگا [illegible]

کیونکہ وہ گذشتہ اسباب پر قلیوں کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس سے سمجھ کر تفتیش جرائم نے مقدمہ قائم کیا۔ ثابت ہوگیا کہ ملزم مذکور کے پاس کوئی نمائش طریقہ میں کام لیں سکے نہیں آتی تھی۔ اور ان کی کارروائی سے ... آخرکار ملزم کے مالک کو جس کا نام گرہاری لال ہے ۲ سال قید بامشقت اور دس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملی!

گورنمنٹ انگلشیا اور دیسی ریاستوں کا مقابلہ زبانی ایک ہمعصر

ریاست گوالیار اور جموں وغیرہ نے تو سیڈیشن کے

فیصلہ کے نے اعلان نافذ کئے ہی تھے۔ لیکن مہاراجہ بڑودہ نے سب کو مات کر دیا۔ آپ نے حکم صادر کیا ہے کہ ضبط شدہ اخبارات رکھنے والوں کو بھی سزا ملے گی ہی۔ لیکن ان لوگوں کو بھی قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ جو حکام کو اطلاع نہیں دینگے کہ فلاں شخص کے پاس ضبط شدہ اخبار یا کتاب یا رسالہ ہے۔ اور جب کسی ایسے شخص پر مقدمہ ہوگا تو اس کا کام ہوگا کہ وہ ثابت کرے کہ ایسے ضبط شدہ اخبار کا دوسرے شخص کے پاس ہونے کا علم نہ تھا۔ قانون کا منشا تمام مہذب ممالک میں تو یہ ہے کہ ہر شخص بے گناہ ہے۔ جبتک کہ اس کا گناہ ثابت نہ کیا جائے۔ لیکن بڑودہ میں تجارت میں مجرم کو پہلے ہی مجرم سمجھ لیا جاویگا اور یہ ثبوت دینا اس کا کام ہوگا کہ وہ بے گناہ ہے۔ لطف یہ کہ یہ اعلان مذکور میں اس امر کی بھی تشریح کی نہیں گئی کہ کون کون سا اخبار یا رسالہ ضبط شدہ ہے۔ اب ہائی کورٹ تک کچہریوں میں اس بات کا جھگڑا پیدا ہوگیا ہے کہ فلانی تحریر ضبط شدہ ہے یا نہیں لیکن سب سے پہلے ہر شخص کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ضبط شدہ تحریروں میں تمیز کر سکے۔ اگر وہ نہیں کر سکتا۔ تو وہ سزا پائے گا۔

جب ہم دیسی ریاستوں میں اس قسم کے اعلان ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور اعلان بھی ان اخبارات وغیرہ کے خلاف جو انگریزی عملداری میں شائع ہوتے ہیں۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ان اخباروں کو ضبط نہیں کرتی۔ ان کی اشاعت پر بندش نہیں رکھنا چاہتی۔ اگر جگہ وہ چاہے تو اس کے لئے بالکل آسان ہے۔ تو ریاستوں میں ... اور گو وہ ... کا منشور ... ہے اور ہم تمام نقصوں کے باوجود بھی جو ہمیں انگریزی گورنمنٹ میں نظر آتے ہیں۔ ہم انگریزی قوم اور انگریزی گورنمنٹ کی آزاد خیالی اور ... برداشت Tolerance کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ (بی پی)

جنوبی ہند کے عجیب دستورات

اصحابی ...

جی ایم۔ اسے پچھلے دنوں میں بیجا کی غرض سے جنوبی ہند میں تشریف لے گئے تھے۔ اب ایک عجیب بات لکھتے ہیں کہ تمام مالابار۔ ... کو چین میں باپ کی جائیداد کے وارث لڑکے نہیں ہوتے۔ بلکہ تمام ورثہ بہن کے لڑکے کو جاتا ہے۔ ... کی ... کے لئے بھی یہی دستور ہے۔ یہ ایک عجیب سوسائٹی ہے کیونکہ یہاں شادی کی پرتز رسم بھی نہیں پائی جاتی مگر یہ سب ہندو لوگ ہیں۔

باغ عدن کی تلاش

قریباً دس سال کا عرصہ گذرا ہے

کہ امریکن سائنس دان نے دنیا کے سامنے دعویٰ پیش کیا تھا کہ انجیل میں جا بجا باغ بہشت کا جو ذکر آیا ہے۔ وہ باغ اسوقت موجود ہے۔ وہ باغ قطب شمالی میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ... سے ... تک ہے۔ یہ باغ قطب شمالی کے سرے پر ایک چھوٹی سی وادی میں واقع ہے۔ جس کو تین ستارے منور کرتے ہیں۔ چنانچہ اس جستجو میں اس غریب نے اپنی پیاری جان تک دی اور بہشت کا پتہ نہ ملا۔

آپ کے بعد بیلجیم ... سے ... جیسے عالی دماغ اشخاص نے اس جستجو میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا اور سب اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر کوئی خطہ زمین بہشت کہلانے کا مستحق ہے تو وہ قطب شمالی ہے۔

یورپین امیر کا شوق سیاحت

اٹلی کے امیر اعظم

ڈیوک آف ابروزی صاحب پچھلے دنوں کشمیر میں تشریف لائے اور کوہ ہمالیہ کی سیر کرتے ہوئے بلند پہاڑوں کی چوٹی ... ڈیوک موصوف پہاڑی سیر کے بڑے شوقین ہیں۔ حال کی مہم میں انہوں نے جو فوٹو لئے اور نقشے کھینچے۔ ان کی بابت سنتے ہیں کہ ... سوسائٹی میں پیش کئے جائیں گے۔ اس سیر سے ڈیوک آف ابروزی صاحب سیر نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کا شوق کوہ ہمالیہ کے عجائبات کی بابت اور بھی تیز ہوگیا ہے۔ وہ آئندہ سال پھر بھی تشریف لائیں گے۔ اور اب کی مرتبہ کوہ ہمالیہ کی بلند چوٹی پر چڑھ کر قدرتی نظاروں کے فوٹو لیں گے۔ آپ کوہ ایورسٹ پر چڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آئندہ موقعہ پر وہ اپنے ہمراہ زیادہ سامان لائیں گے۔ پچھلی مرتبہ قریب تین درجن یورپین خدمتگار آپ کے ساتھ تھے۔ آپ کوہ ہمالیہ کے عجائبات پر فریفتہ ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ روئے زمین پر ایسا خوشنما دلکش منظر اور نہیں ہے۔ آپ کی اولوالعزمی امرا کے لئے ایک قابل تعریف ہے۔

گلدستہ اخبار

امریکہ کو گذشتہ سال میں زراعت سے ۴۰۰ ب ۴۰ کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

ولایت میں چار ہزار سٹریوں کے قریب ڈاک کی چٹھی رسانی کا کام کرتی ہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے کی ایسی گاڑیاں تیار ہوئی ہیں کہ جن سے مسافر گاڑی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلا جاوے۔ رفتار میں بھی اضافہ ہونے کی خبر ہے۔

اٹلی کے سفیر نے ایک انجینئر ایسی کشتی ایجاد کی ہے جو پانی میں ایک گھنٹہ کے اندر ۲۰ میل جاتی ہے۔

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ بڑے بازار میں ایک ... کے کارخانے کی ایک بڑی عمارت کے اچانک گر پڑنے سے قریباً ایک سو عورت اور بچے دب گئے خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں بہت سے مر گئے ہیں۔

پنج ذاتوں کی بہبودی و ترقی کے لئے بمبئی میں ۲۷ تاریخ کو ایک عام جلسہ بصدارت سر فیروز شاہ مہتہ ہوگا۔

بمبئی کے ایک سیٹھ پر بھو داس ہنری بھائی ساہجی نے قرض خواہوں کے تقاضے سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔

ملتان میں جن لوگوں نے طاعون کے موقع پر عمدہ خدمت کی ان کو سندیں وغیرہ انعام میں دی گئیں۔

کشن گنج کی فوجداری عدالت سے بعض مقدمات کی مثلیں چرائی جا چکی ہیں۔ ان افسر ایک چپراسی کو شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ تحقیقات جاری ہے۔

کلکتہ میں ایک حبشی منی آرڈر کرانے کے لئے ڈاکخانہ میں آیا ۱۴ روپیوں میں سے ۵ روپے جعلی معلوم ہوئے۔ معاملہ پولیس کو کیا گیا۔

امیر کابل نے سرکاری سلیح خانے کے پرانے ہتھیاروں کو فروخت کرنے کا حکم دیا۔ کسی کو بندوق نہیں

گھوڑدوڑ میں ایک ہندوستانی چابک سوار سسی نامی کو شش کرتا ہوا گر پڑا اور گرتے ہی مر گیا۔

کابل میں آگے سے پرچے والا روپیہ بند ہوگیا ہے تین چار روپیہ پر ایک ہی ہے۔ کار توس بھی بہت ہیں۔

انجیل مقدس جو سال گذشتہ میں ہندی کیا گیا سنا گیا ہے کہ جنیوا سے نئی صورت میں لکھنا شروع ہوا ہے۔

مشرقی بنگال ریلوے کی گاڑی جس میں ... تھا یکایک ٹوٹ گئی اب تک وجہ معلوم نہیں۔

مسلمانوں کے معزول شدہ شاہ ... کی معزولی کا صدمہ برداشت نہیں کر سکے اور خبر ہے کہ بیمار پڑے ہیں۔ فارس کے معزول شاہ فارس سے روانہ ہو چکے ہیں۔

لوکل

امسال دہ میں مرض طاعون بمبئی ۱۷ اکتوبر کو ۱۵ اکتوبر سے بمیلا عام پیدا شروع ہے۔

افواہ ہے کہ شیخ محبوب بخش صاحب تحصیلدار ریاست محمدوٹ تشریف لے جاوینگے اور ان کی جگہ بابو ... سنگھ صاحب تحصیلدار سوالہ تشریف لاوینگے۔

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب ۲۵ اکتوبر کو لودیانہ میں تشریف لاویں گے اور کرسچن بوائز اسکول بارہ جنابی کا معائنہ فرمائیں گے۔

بہ ... کی تشریف آوری پر امید ہے کہ شہر بلحاظ صفائی دو دن کے لئے بہتر حالت پر نظر آئیگا۔

اشتہار لودیانہ

اشتہار

بوٹ کے کام کی ایک عمدہ مشین دنیا کی مشہور دوکان سنگر کمپنی کی ہاوے۔ اس برائے فروخت موجود ہے جس صاحب کو درکار ہو وہ بپتہ ذیل میں خط و کتابت کرکے قیمت کا فیصلہ کرے مشین مذکور کے تمام پرزے درست ہیں۔

المشتہر جارج ملٹن تائب مشن کمپونڈ لودیانہ

ضرورت

ہوشیارپور گرلز اسکول میں مندرجہ ذیل کارندوں کی ضرورت ہے۔ (۱) ایک استانی انٹرنس پاس شدہ اور جو ہو سکے تو اسکول کے کام اور انتظام میں تجربہ کار۔ (۲) دو استانی مڈل پاس شدہ (۳) ایک میٹرن درخواستیں بمع نقل سارٹیفکیٹ پادری صاحب ذیل کے پاس بھیجی جاویں اور ان سے تنخواہ اور الاؤنس کی بابت دریافت کیا جاوے۔

المشتہر کے سی چیٹرجی ڈی ڈی ہوشیارپور

ضروری اطلاع

حسب معمول بے قیمت داروں کے نام جنکے ذمہ بقایا ہے نور افشاں کا بل بھیجے ہیں ان صاحبان کو ہم بہت تنبیہ کہ ادا کرنا چاہئے ورنہ ان کے نام کو جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے رجسٹر سے کاٹ دئیے جاوینگے اور نیز یہ یاد رہے کہ جب تک پیشگی قیمت نہ لی جاویگی اخبار جاری نہیں کیا جاویگا قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۴ ہندوستان پنجاب معہ محصول ڈاک ۴ غیر ملک سے ۶ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی

بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا [illegible] ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور [illegible] کے علاج کر کے تھک گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک دفعہ منگوا کر آزمائش کیجئے [illegible] فائدہ [illegible] بخار [illegible] اس [illegible] قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

داد کا مجرب مرہم

[illegible] لگانے [illegible] دور [illegible] ایک [illegible] قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible] کی مفت ملتی ہے +

المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پسماندہ بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

ہماری قوموں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ ان کے بچے بھی [illegible] سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفہ پا سکتے ہیں ۱۹۰۸ء میں اس فنڈ نے [illegible] روپیوں سے [illegible] بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ بچے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں [illegible] موجود ہو [illegible] ہر ایک [illegible] مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ [illegible] انگریزی [illegible] لاہور [illegible] بہت جلد [illegible] ہیں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا برٹش سفوف اور انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے [illegible] بخار [illegible] جس کو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا [illegible] نہایت مفید ثابت ہوئی ہے سینکڑوں مریضوں کا تجربہ کیا گیا [illegible] زیادہ مفید کسی کو نہ پایا [illegible] انگریزی [illegible] سکاٹ ایمولشن [illegible] کیمیکل فوڈ [illegible] سرپ [illegible] وغیرہ اور [illegible] ابرق [illegible] استعمال کرنے سے فائدہ نہ ہوا ہو [illegible] ہماری [illegible] دوا [illegible] استعمال [illegible] طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے [illegible] قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

بیلنس ریسٹور ریوڈر [illegible] دودھ [illegible] قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

ٹانک پلز [illegible] انگریزی و یونانی [illegible] نسیم [illegible] قیمت [illegible] دوائی [illegible] قیمت [illegible]

پتہ: این [illegible] ایس [illegible] میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشاعت	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ثلث حصہ	[illegible]	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	صہ
نصف کالم	ے	صہ	صعہ
پورا کالم	صہ	صعہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صہ	سعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر [illegible] کے حساب سے لگیں گے [illegible] کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۹ء

پرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حسب [illegible]

[illegible] طلباء داخل ہو سکتے ہیں شرح خرچ خوراک [illegible] جماعت [illegible] گروہ [illegible] کے [illegible] فیس [illegible] کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہو گا۔

کارخانہ [illegible] سکول [illegible] وغیرہ [illegible] قیمت [illegible] سے [illegible] تک [illegible]

مزید حالات [illegible] ہیڈ ماسٹر صاحب سکول [illegible] سے خط و کتابت کریں۔

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونی ورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پڑوال غبار پھولا ابتدائی سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ ہزرہا ڈاکٹر اور حکیم جواب دے گئے اور آنکھوں کے مریضوں نے اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ خالص ممیرہ فی ماشہ میں روپیہ مصری تولہ ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ

مقام

شبالہ ضلع گورداسپور

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص عیب ... اس سرمہ کی سندات ...

پادری ای۔ ایم۔ وہیری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کے حکم سے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ... براؤن صاحب چھپا اور شائع ہوا۔